سورة الدهر

آیات ۲۳ - ۳۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًا ۚ ﴿۲۳﴾ فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ وَ لَا تُطِعۡ مِنۡہُمۡ
اٰثِمًا اَوۡ کَفُوۡرًا ۚ ﴿۲۴﴾ وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ۖۚ ﴿۲۵﴾
وَ مِنَ الَّیۡلِ فَاسۡجُدۡ لَہٗ وَ سَبِّحۡہُ لَیۡلًا طَوِیۡلًا ﴿۲۶﴾
اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَۃَ وَ یَذَرُوۡنَ وَرَآءَہُمۡ یَوۡمًا ثَقِیۡلًا ﴿۲۷﴾
نَحۡنُ خَلَقۡنٰہُمۡ وَ شَدَدۡنَاۤ اَسۡرَہُمۡ ۚ وَ اِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَہُمۡ تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۸﴾
اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿۲۹﴾
وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ٭ۗ ﴿۳۰﴾
یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ وَ الظّٰلِمِیۡنَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۳۱﴾ ع

مطالعہ حدیث

• عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
" مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ إِلا وُكِّلَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ نِدَاءً يَسْمَعُهُ خَلْقُ اللَّهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ ، إِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى۔

مشکوۃ المصابیح: کتاب الرقاق جلد چہارم: حدیث نمبر 1143

• ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا " جب بھی آفتاب طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں جو منادی کرتے ہیں اور جن وانس کے علاوہ اور ساری مخلوق کو سناتے ہیں کہ لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ (یعنی اپنے پروردگار کے احکام کی اتباع کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر طرف سے بے تعلّقی اختیار کرکے اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو کہ جو مال قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس مال سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو زیادہ ہو اور عبادت الٰہی سے باز اور اطمینان سکون کی زندگی سے محروم رکھے

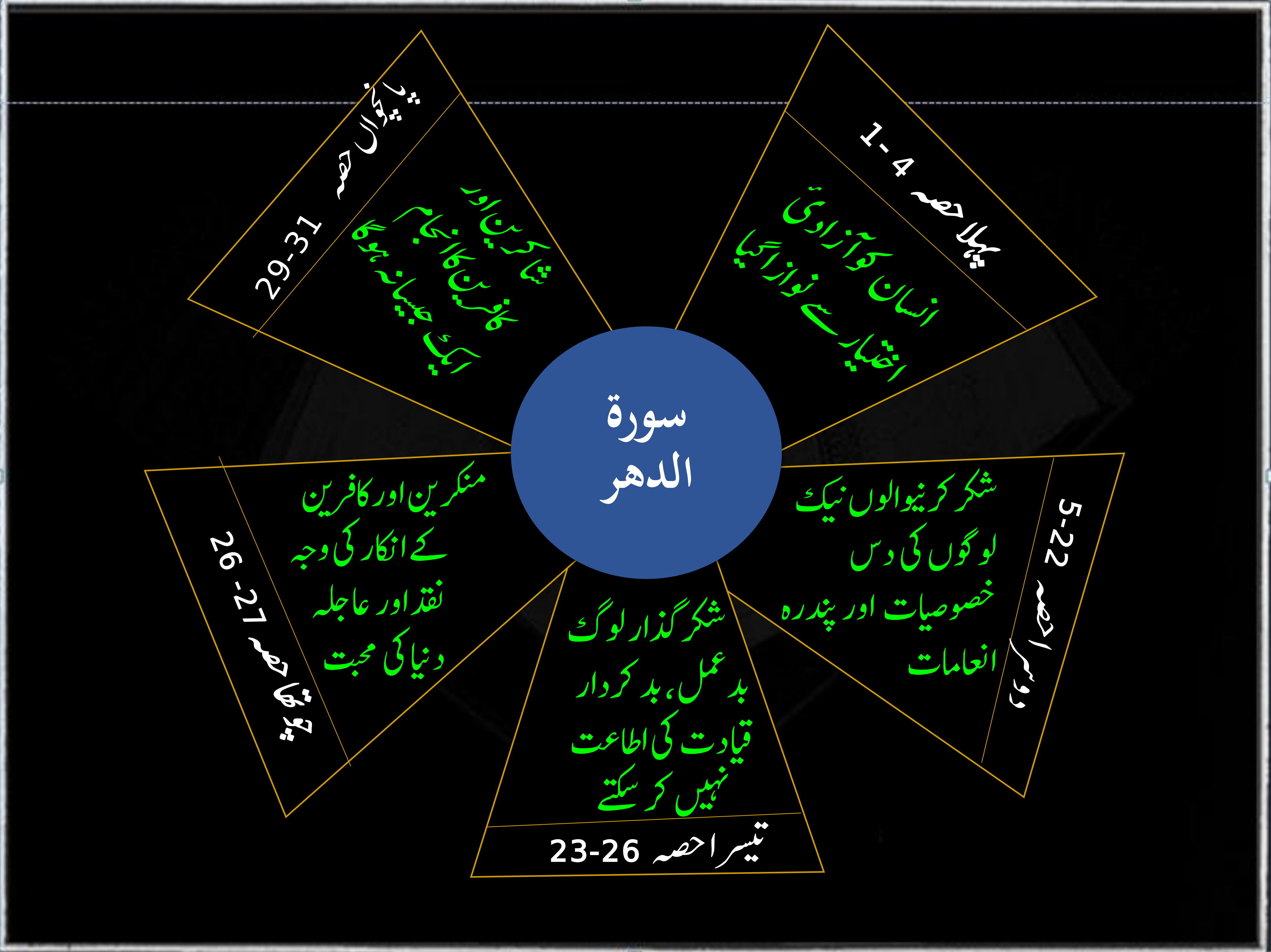

سورة الدھر
پہلا حصہ 1-4
انسان کو آزادی
اختیار سے نوازا گیا
دوسرا حصہ 5-22
شکر کرنیوالوں نیک
لوگوں کی دس
خصوصیات اور پندرہ
انعامات
تیسرا حصہ 23-26
شکرگذار لوگ
بد عمل، بد کردار
قیادت کی اطاعت
نہیں کر سکتے
چوتھا حصہ 26 -27
منکرین اور کافرین
کے انکار کی وجہ
نقد اور عاجلہ
دنیا کی محبت
پانچواں حصہ 29-31
شاکرین اور
کافرین کا انجام
ایک جیسا نہ ہوگا

سورة الدھر

مرکزی مضمون

انسان کو آزادیٔ اختیار حاصل ہے
اسکو شکر گذار بن کر آزادی کا صحیح
استعمال کرنا چاہیئے اور اسلام کا صحیح
راستہ السبیل اختیار کرنا چاہیئے ایسے
لوگوں کیلیئے اللہ کے ہاں بے حد
انعام بد کردار ناشکروں کی اطاعت
سے اجتناب

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ۚ ﴿۲۳﴾

اِنَّا (اِنَّ + نَا) - یقیناً ہم

نَحۡنُ - ہم نے

نَزَّلۡنَا - نازل کیا ہم نے

عَلَيۡكَ - آپ پر

الۡقُرۡاٰنَ - قرآن

تَنۡزِيۡلًا - تھوڑا تھوڑا کرکے

مادہ : ن ز ل نَزَلَ-یَنْزِلُ

نَزَّلَ - یُنَزِّلُ تَنْزِیْلاً (تفعیل form II)

أَنزَلَ - یُنزِلُ اِنْزال (افعال form IV)

انزال (افعال) پورا نازل ہونے پر دلالت کرتا ہے

تنزیل (تفعیل)- جزاور حصہ کے نازل ہونے پر دلالت کرتا ہے

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ﴿٢٣﴾

اے نبیؐ، یقیناً ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے

It is We Who have sent down the Qur'an to you by stages

قرآن حکیم کو نہایت اہتمام کے ساتھ نازل کرنے کا ذکرو بیان

- مخاطب بظاہر نبی ﷺ ہیں لیکن دراصل روئے سخن کفار کی طرف ہے کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) یہ قرآن خود سوچ سوچ کر بنا رہے ہیں
- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تاکید اور تاکید مزید کے طور پر جمع متکلم کی تین ضمیریں استعمال فرمائیں ایک **انا** دوسرے **نحن** اور تیسرے نَزَّلْنَا میں - پورے زور کے ساتھ فرمایا ہے کہ اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں، یعنی محمد ﷺ اس کے مصنف نہیں ہیں اس کو بتدریج نازل کرنا ہماری حکمت کا تقاضا ہے
- **تنزیل** میں جس تدریج اور اہتمام کا ذکر _ یہ حقیت بتانا مراد کی یہ قرآن نہ تو کسی سائل کی درخواست اور نہ کوئی ہوائی بات- کہ لوگوں کی مخالفت سے ہوا میں اڑ جائیگا بلکہ یہ انتہائی اہتمام سے اتارہ ہوئی کتاب ہے_ اسکی ہر بات پوری ہو کر رہے گی

قرآن حکیم کو نہایت اہتمام کے ساتھ نازل کرنے کا ذکر و بیان

- قرآن کو ہم ہی نے اتارا ہے آپ پر تھوڑا تھوڑا کرکے اے پیغمبر ﷺ ۔ قسط وار تئیس سال کے طویل عرصے میں، تاکہ آپ کیلیۓ اس کا سمجھنا، سمجھانا، سیکھنا، سکھانا، اور آگے پہنچانا آسان ہو اور تاکہ یہ طریقہ آپ ﷺ کیلیۓ تسکین قلب اور تقویت کا ذریعہ بنے
- اس آیت سے مقصود رسول اللہ ﷺ کے دل کو مضبوط کرنا ہے اور آپ کو تسلی دینا ہے، کیونکہ قریش مکہ آپ پر تہمت لگاتے تھے کہ آپ جو کلام پیش کرتے ہیں وہ کہانت اور جادو ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا کہ یہ اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو تھوڑا تھوڑا کرکے جو نازل فرمایا ہے، اس میں بھی حکمت بالغہ ہے

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ ﴿۲۴﴾

فَاصْبِرْ - پس صبر کرو

لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر

وَلَا تُطِعْ - اور بات نہ مانو

مِنْهُمْ - اِن میں سے

اٰثِمًا - گنہگار

اَوْ كَفُوْرًا - یا منکر حق کی

- اِثْم - گناہ ناجائز کام، تقصیر
- آثِمٌ - گنہگار
- أَثِيم - گنہگار

http://www.NastaliqOnline.ir

فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا ۚ ﴿۲۴﴾

لہٰذا تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو، اور اِن میں سے کسی بد عمل یا منکر حق کی بات نہ مانو۔

Therefore be patient with constancy to the Command of your Lord, and hearken not to the sinner or the ingrate among them

آیت 24 کے مباحث

- آپ ﷺ کو صبر اور انتظار کی تلقین
- آپ کے رب نے جس کار عظیم پر تمہیں مامور کیا ہے اس کی سختیوں اور مشکلات پر صبر کرو
- جو کچھ بھی تم پر گزر جائے اسے پامردی کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاؤاور پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دو
- آپ کے اوپر صرف اس پیغام کے ابلاغ کی ذمہ داری ہے - اسے ادا کرتے رہیں
- اطاعت یہاں پروا کے معنوں میں
- آپ ﷺ کا کفار کی اطاعت کرنے کا کوئی سوال نہیں- پھر اس حکم کا کیا مقام*...؟

آیت 24 کے مباحث

- اگرچہ آپ ﷺ اس حکم کے مخاطب ہیں کہ آپ اللہ کے دین کے مقابلے میں کفار کی اس بد کردار قیادت کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ (compromise) نہ کریں
- امام رازیؒ کے مطابق اس آیت میں صنعت تعریض ہے، فرمایا آپؐ سے ہے اور سنایا آپؐ کی امت کو ہے
- آپ ﷺ رسول معصوم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے داعی ہیں، اس وجہ سے آپ ﷺ کے لیے گناہ گاروں اور ناشکروں کی اطاعت کرنا ممکن ہی نہیں ہے
- امت سے خطاب کہ اے مسلمانو ! جب تمہارے نبی ﷺ کو بھی گناہ گاروں اور ناشکروں کی اطاعت سے منع کیا ہے تو سوچو کہ تمہارے لیے یہ ممانعت کس قدر سخت اور قوی ہے

آیت 24 کے مباحث

- اگرچہ آپ ﷺ اس حکم کے مخاطب ہیں کہ آپ اللہ کے دین کے مقابلے میں کفار کی اس بد کردار قیادت کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ (compromise) نہ کریں
- امام رازیؒ کے مطابق اس آیت میں صنعت تعریض ہے، فرمایا آپؐ سے ہے اور سنایا آپؐ کی امت کو ہے
- آپ ﷺ رسول معصوم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے داعی ہیں، اس وجہ سے آپ ﷺ کے لیے گناہ گاروں اور ناشکروں کی اطاعت کرنا ممکن ہی نہیں ہے
- امت سے خطاب کہ اے مسلمانو ! جب تمہارے نبی ﷺ کو بھی گناہ گاروں اور ناشکروں کی اطاعت سے منع کیا ہے تو سوچو کہ تمہارے لیے یہ ممانعت کس قدر سخت اور قوی ہے

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿۲۵﴾

وَاذۡكُرِ - اور ذکر کرتے رہو

اسۡمَ رَبِّكَ - اپنے رب کے نام کی

بُكۡرَةً - صبح

- دن کی بارہ گھڑیوں میں سے صبح کی ایک گھڑی
- مراد صبح لی جاتی ہے

وَّاَصِيۡلًا - اور شام

- دن کی بارہ گھڑیوں میں سے شام کی ایک گھڑی
- مراد شام لی جاتی ہے
- بُكۡرَةً وَّاَصِيۡل کی اصطلاح سے مراد — صبح و شام

دن کا اول حصہ۔ یا اس سے مراد فجر کی نماز ہے

عصر و مغرب کے درمیانی وقت دن کا پچھلا حصہ اس سے مراد ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں

دن کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)

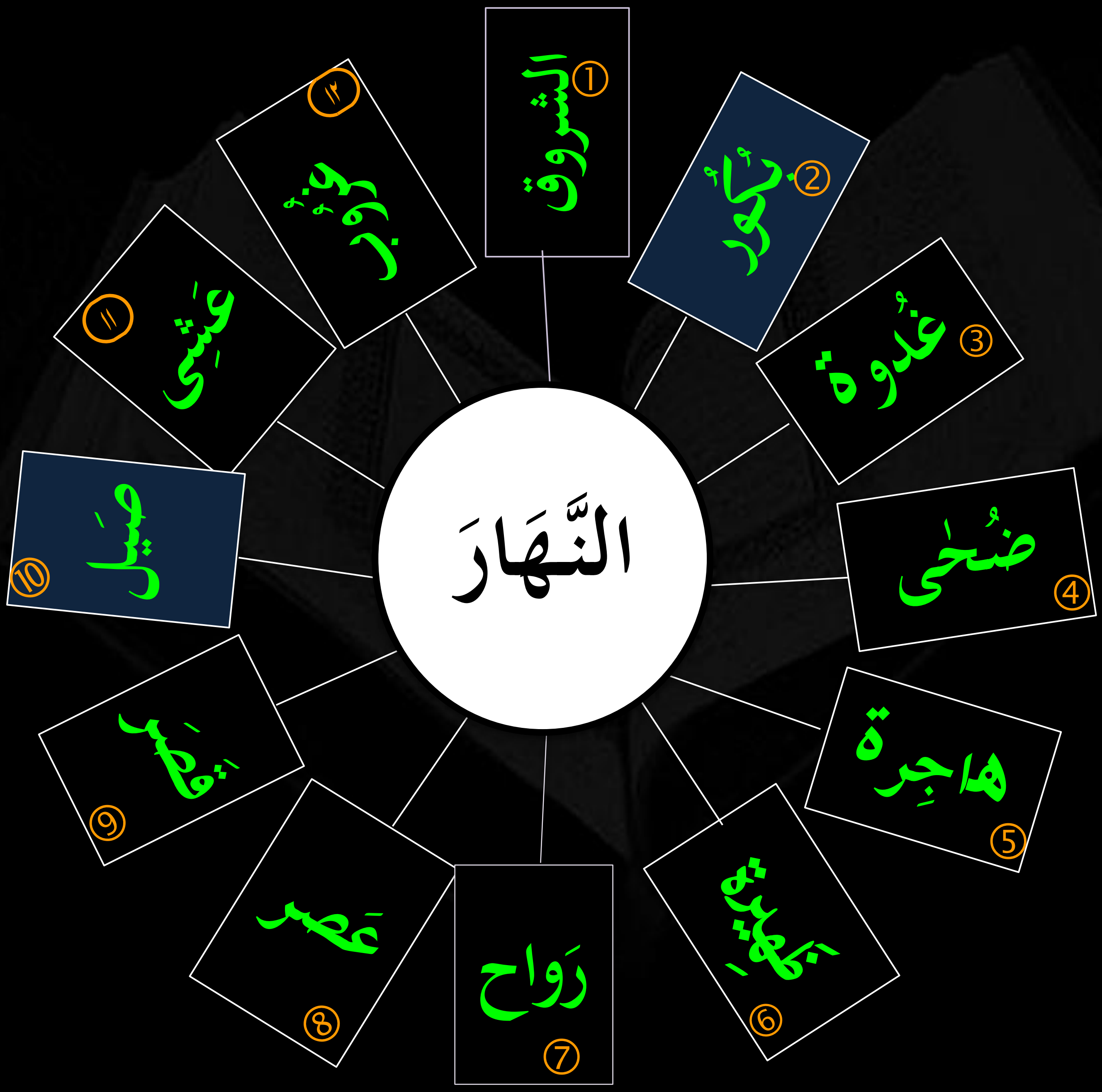

رات کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)

http://www.NastaliqOnline.ir

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۖ ﴿٢٥﴾

اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کیا کریں

And celebrate the name or thy Lord morning and evening

آیت 25 کے مباحث

- **قرآن کا قاعدہ:** جہاں بھی کفار کے مقابلہ میں صبر و ثبات کی تلقین کی گئی ہے وہاں اس کے معاً بعد اللہ کے **ذکر اور نماز** کا حکم دیا گیا ہے، جس سے خود بخود یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دین حق کی راہ میں دشمنان حق کی مزاحمتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جس طاقت کی ضرورت ہے وہ اسی چیز سے حاصل ہوتی ہے
- صبح و شام اللہ کا ذکر کرنے سے مراد ہمیشہ اللہ کو یاد کرنا بھی ہو سکتا ہے، مگر جب اللہ کی یاد کا حکم اوقات کے تعین کے ساتھ دیا جائے تو پھر اس سے مراد نماز ہوتی ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

وَمِنَ الَّيْلِ - اور رات میں سے (رات کو)

فَاسْجُدْ - سجدہ کرو

لَهٗ - اس کے لیئے (اس کے حضور)

وَسَبِّحْهُ - اور تسبیح کرو اسکی

لَيْلًا طَوِيْلًا - رات دیر تک

○ تسبیح سے مفسرین نے نماز شب (تہجد) مراد لیا ہے

http://www.NastaliqOnline.ir

وَ مِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَ سَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿۲۶﴾

رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور رات
کے طویل اوقات میں اُس کی تسبیح کرتے رہو۔

And part of the night, prostrate thyself to
Him; and glorify Him a long night through.

آیت 26 کے مباحث

- یعنی نماز پڑھ، شاید مغرب و عشاء مراد ہو یا تہجد۔
- اگر "وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ" سے تہجد مراد لیا جائے تو یہاں تسبیح ہے اس کے معنیٰ متبادل مراد لیں گے۔ یعنی شب کو تہجد کے علاوہ بہت زیادہ تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیے اور اگر پہلے مغرب و عشاء مراد تھی تو یہاں تسبیح سے تہجد مراد لے سکتے ہیں (ش۔ع)
- وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا (اور رات کے بڑے حصے میں اس کی تسبیح کیجئے) رات کے دو حصے جو کہ لمبا حصہ ہے تہجد کی نماز ادا کریں یا نصف رات یا ثلث لیل۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾

إِنَّ - یقینا

هَٰٓؤُلَآءِ - یہ لوگ

يُحِبُّونَ - محبت رکھتے ہیں

الْعَاجِلَةَ - جلدی حاصل ہو جانے والی (دنیا) سے

○ عَاجِل (فاعل) کی مؤنث عَاجِلة ۔ تیزی سے گذرنے والی دنیا

وَيَذَرُونَ - اور نظر انداز کیے دے رہے ہیں

○ وَذِرَ يَذَرُ، وَذَرًا چھوڑنا، نظر انداز کرنا، ترک کرنا

وَرَآءَهُمْ - اپنے پیچھے

يَوْمًا ثَقِيلًا - ایک بھاری دن کو

یوم کو ثقیل اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن معاملہ بہت سخت ہوگا۔ گویا وہ دن سخت اور بھاری ہوگا

http://www.NastaliqOnline.ir

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾

یہ لوگ تو جلدی حاصل ہونے والی چیز (دنیا) سے محبت
رکھتے ہیں اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے اسے نظر
انداز کر دیتے ہیں

As to these, they love the fleeting life, and put away behind them a Day (that will be) hard.

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ ٱلۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمٗا ثَقِيلٗا ﴿٢٧﴾

- یعنی یہ کفار قریش جس وجہ سے اخلاق اور عقائد کی گمراہیوں پر مصر ہیں، اور جس بنا پر آپ کی دعوت حق کے لیے ان کے کان بہرے ہو گئے ہیں، وہ دراصل ان کی دنیاپرستی اور آخرت سے بے فکری و بے نیازی ہے
- اس لیے ایک سچے خدا پرست انسان کا راستہ ان کے راستے سے اتنا الگ ہے کہ دونوں کے درمیان کسی مصالحت کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
- یہ لوگ آخرت کے اس لیے منکر نہیں کہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ اس لیے منکر ہیں کہ یہ صرف نقد کے گاہک ہیں۔ دنیا کی دلفریبیوں، دلکشیوں اور اس کے مال و دولت سے انہیں گہری محبت ہے۔ اور اسے اپنے پاس سمیٹ سمیٹ کر رکھنا چاہتے ہیں
- آخرت کو بھول جانے کی ایک وجہ۔اس دنیا کا انہماک اور حد سے بڑھی ہوئی محبت

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَ شَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ

نَحۡنُ - ہم نے

خَلَقۡنٰهُمۡ - پیدا کیا (ہم نے) ان کو

وَ شَدَدۡنَاۤ - اور ہم نے مضبوط کیئے

- مادہ ش د د شَدَّ یَشُدُّ مضبوط کرنا، مضبوط گرہ لگانا، جوانی کی عمر کر پہنچنا
- اردو میں : شدّ (شدّومد) ، تشدید، مشدّد، شدّت، شدائد

اَسۡرَهُمۡ - ان کے جوڑبند مادہ : ا س ر أسَرَ یَأسِرُ ، أَسْرًا باندھنا، قیدی بنانا

- اسار: وہ رسی جس سے کسی کو باندھا جائے-
- اَسْر: انسانی جوڑوں کی بندش جو قدرتِ الٰہی سے آپس میں بندھے ہوئے ہیں

وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۸﴾

وَاِذَا - اور جب

شِئۡنَا - چاہیں گے ہم

بَدَّلۡنَاۤ - بدل دیں گے ہم

اَمۡثَالَهُمۡ - (ان کو) ان کے جیسوں سے

○ مثل کی جمع

تَبۡدِيۡلًا - جیسے تبدیل کرتے ہیں

http://www.NastaliqOnline.ir

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا
بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

ہم نے ہی اِن کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں،
اور ہم جب چاہیں اِن کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں

It is We Who created them, and We have made their joints strong; but, when We will, We can substitute the like of them by a complete change.

آیت 28 کے مباحث

- اس فقرے کے کئی معنی ہو سکتے ہیں

1. ایک یہ کہ ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کرکے انہی کے جنس کے دوسرے لوگ ان کی جگہ لا سکتے ہیں جو اپنے کردار میں ان سے مختلف ہوں گے
2. دوسرے یہ کہ ہم جب چاہیں ان کی شکلیں تبدیل کر سکتے ہیں، یعنی جس طرح ہم کسی کو تندرست اور سلیم الاعضاء بنا سکتے ہیں اسی طرح ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ کسی کو مفلوج کر دیں، کسی کو لقوہ مار جائے اور کوئی کسی بیماری یا حادثے کا شکار ہو کر اپاہج ہو جائے
3. تیسرے یہ کہ ہم جب چاہیں موت کے بعد ان کو دوبارہ کسی اور شکل میں پیدا کر سکتے ہیں۔

آیت 28 کے مباحث

4. ”ہم نے ان کی بندش کو مضبوطی سے باندھ دیا“ میں اس حکمت الٰہی کی طرف اشارہ ہے جو انسان کی ہیئت ترکیبی (Anatomy) میں پائی جاتی ہے۔ قدرت الٰہی نے انسان کے مختلف اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ پٹھوں، ریشوں اور رگوں کے ذریعے بڑی پختگی سے جوڑ دیا ہے سب اعضاء اپنے فرائض انجام دیتے رہتے ہیں اس کے باوجود ایک دوسرے سے پیوستہ بھی ہیں۔ ایک دوسرے کی قوت وطاقت کا ذریعہ بھی ہیں ایک دوسرے کا بوجھ بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔ اگر اسی ایک بات پر تم غور کرو تو تمہارے شکوک و شبہات کے بادل سب چھٹ جائیں گے

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾

اِنَّ - یقیناً

هٰذِهٖ - یہ

تَذْكِرَةٌ - ایک نصیحت ہے

- **تذکرہ** : نصیحت اور یاددہانی کی چیز
- قرآن میں سات مرتبہ قرآن کے لیئے **تذکرۃ** کا لفظ لایا گیا
- اس لیئے کہ قرآن حکیم ایک عظیم الشان اور بے مثال نصیحت و تذکیر اور یاددہانی کا سامان ہے

فَمَنْ - پس جو شخص

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾

شَآءَ (وہ) چاہے

اتَّخَذَ - بنالے

اِلٰى رَبِّهٖ - اپنے رب کی طرف

سَبِيْلًا - جانے کا راستہ

http://www.NastaliqOnline.ir

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾

یہ ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے
رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرلے۔

Surely this is a Reminder; Whosoever will, let him take a (straight) Path to his Lord.

آیت 29 کے مباحث

- یہ قرآن تمھیں تمھاری فطرت کی یاد دہانی کرانے کے لیے نازل کیا گیا ہے
- اور تمھیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اس کی نصیحت کو قبول کر لو اور چاہے تو رد کر دو
- نہ قرآن تمھیں کسی بات پر مجبور بنانے کے لیے نازل کیا گیا ہے اور نہ حامل قرآن میں یہ قدرت ہے کہ تمھیں زبردستی راہ راست پر لے آئے
- اس عظیم الشان تذکیر و یاد دہانی کے بعد راہ حق و صواب پوری طرح واضح ہو گئی ہے، اب جس کی مرضی اپنے رب کی طرف جانے کا رستہ اختیار کر لے

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖ ﴿٣٠﴾

وَمَا - اور نہیں

تَشَآءُوْنَ تم چاہ سکتے

اِلَّآ - مگر

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ - یہ کہ چاہے اللہ

اِنَّ اللّٰهَ - یقینا اللہ

كَانَ - ہے

عَلِيْمًا حَكِيْمًا - سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا

http://www.NastaliqOnline.ir

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖ ﴿۳۰﴾

اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ نہ
چاہے۔ یقیناً اللہ بڑا علیم و حکیم ہے

But you will not, except as Allah wills; for Allah is full of Knowledge and Wisdom

آیت 30 کے مباحث

- یعنی تم میں سے کوئی اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ ہدایت کی راہ لگا لے، اپنے لئے کسی نفع کو جاری کر لے، ہاں اگر اللہ چاہے تو ایسا ممکن ہے، اس کی مشیت کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے
- تمہارا چاہنا بھی اللہ کے چاہے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بندہ کی مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے وہ جانتا ہے کہ کس کی استعداد و قابلیت کس قسم کی ہے اسی کے موافق اس کی مشیت کام کرتی ہے
- آزادیٔ انتخاب جو انسان کہ دہ گئ اسکے بعد بھی انسان عملاً وہی کچھ کر سکتا ہے جو اللہ کی مشیت اور اس کے اذن اور اس کی توفیق پر منحصر ہے
- اگر اللہ کی مشیت یہ ہو کہ انسان کو وہ کام کرنے دے جس کے کرنے کی خواہش یا ارادہ یا فیصلہ اس نے کیا ہے، تب ہی وہ اس کو کر سکتا ہے ورنہ وہ چاہے کتنی بھی کوشش کر لے اللہ کے اذن کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۳۱

يُّدۡخِلُ - وہ داخل فرماتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ - جسے چاہے

فِىۡ رَحۡمَتِهٖ - اپنی رحمت میں مفسرین نے یہاں رحمت سے مراد جنت لی ہے

وَالظّٰلِمِيۡنَ - اور ظالم

اَعَدَّ لَهُمۡ - تیار کر رکھا ہے ان کے لیے (اللہ نے)

عَذَابًا اَلِيۡمًا - دردناک عذاب

http://www.NastaliqOnline.ir

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ
عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝٣١

اپنی رحمت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے، اور
ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

He will admit to His Mercy whom He will; But the wrong-doers,- for them has He prepared a grievous Penalty.

آیت 31 کے مباحث

- یعنی جو انسان اس دنیا میں اپنے اختیار کا صحیح استعمال کرے گا اور کائنات کی دوسری اشیاء کی طرح اپنے آپ کو اللہ کا تابع فرمان رکھے گا
- اسے اللہ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اور جو اس اختیار کا غلط استعمال کرے گا اور اللہ کا سرکش اور نافرمان بن کر زندگی گزارے گا اسے مرنے کے ساتھ ہی دکھ دینے والے عذاب سے دوچار کر دے گا۔
- اللہ اپنے علم اور حکمت کی بنا پر جسے اپنی رحمت کا مستحق سمجھتا ہے اسے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے، اور جسے وہ ظالم پاتا ہے اس کے لیے دردناک عذاب کا انتظام اس نے کر رکھا ہے۔

سورۃ الدھر

- تفاسیر میں اس سورت کے پانچ نام آئے ہیں (۱) الدھر (۲) الابرار (۳) امشاج (۴) ھل اتی (۵) الانسان
- مکی سورت - پچھلی سورۃ (القیامہ) کے ساتھ اس کی ایک جوڑے کیس مناسبت
- وہاں ارشاد فرمایا گیا تھا کہ انسان کی تخلیق کی ابتدا نطفہ سے کی گئی ہے، پھر اس کی دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت –
- اس سورت میں بتایا کہ آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا اور ان کو سمیع و بصیر بنا دیا۔ پھر بشر کی دو قسمیں ہیں: بعض شکر گزار ہیں اور بعض ناشکرے ہیں۔
- دوسری مناسبت وہاں جنت اور دوزخ کا حال اجمالا ذکر- یہاں اس کا تفصیلی ذکر
- تیسری مناسبت- وہاں کفار و فجار کو پیش آنے والے دہشت ناک واقعات کا ذکر- اس سورت میں قیامت کے دن نیک مسلمانوں کو جو نعمتیں ملیں گی ان کا ذکر فرمایا

سورۃ الدھر

- اس سورت کا موضوع انسان کو دنیا میں اس کی حقیقی حیثیت سے آگاہ کرنا اور یہ بتانا ہے کہ اگر وہ اپنی اس حیثیت کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر شکر کا رویہ اختیار کرے تو اس کا انجام کیا ہوگا اور کفر کی راہ چلے تو کس انجام سے وہ دوچار ہوگا
- پہلے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ ایک وقت ایسا تھا جب وہ کچھ نہ تھا
- پھر ایک مخلوط نطفے سے اس کی ایسی حقیر سے ابتدا کی گئی کہ اس کی ماں تک کو خبر نہ تھی کہ اس کے وجود کی بنا پر پڑ گئی ہے اور کوئی اس خوردبینی وجود کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ کوئی انسان ہے جو آگے چل کر اس زمین پر اشرف المخلوقات بننے والا ہے
- اس کے بعد انسان کو خبردار کیا گیا ہے کہ تیری تخلیق اس طرح کرکے تجھے یہ کچھ ہم نے اس لیے بنایا ہے کہ ہم دنیا میں رکھ کر تیرا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ اسی لیے دوسری مخلوقات کے برعکس تجھے ہوش گوش رکھنے والا بنایا گیا ہے

سورۃ الدھر

- تجھے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں عطا کیں اور تیرے سامنے شکر اور کفر کے دونوں راستے کھول کر رکھ دیے گئے تاکہ یہاں کام کرنے کا جو وقت تجھے دیا گیا ہے اس میں تو دکھا دے کہ اس امتحان سے شاکر بن کر نکلا ہے یا کافر بندہ بن کر
- پھر صرف ایک آیت میں دوٹوک طریقے سے بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ اس امتحان سے کافر بن کر نکلیں گے انہیں آخرت میں کیا انجام دیکھنا ہوگا
- اس کے بعد مسلسل 18 آیات میں ان انعامات کی تفصیل بیان کی گئ ہے جن سے وہ لوگ اپنے رب کے ہاں نوازے جائیں گے جنہوں نے یہاں بندگی کا حق ادا کیا ہے
- ان آیات میں صرف ان کی بہترین جزا بتانے ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ مختصراً یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ان کے وہ کیا اعمال ہیں جن کی بنا پر وہ اس جزا کے مستحق ہوں گے
- اللھم انت ربی لا نشاء الا ان تشاء یا من بیدہ ناصیتی کن لنا رؤفا رحیما۔ فاطر السموات والارض انت ولینا فی الدنیا والاخرۃ توفنا مسلمنا والحقنا بالصالحین